واقعات عالم

اخبار و عبر

محمد اکرم رہبر

ویٹ نام کی کہانی

- "ویٹ نام سے متعلق صدر جانسن کی پالیسی ہزاروں امریکیوں کا گلا کٹوا دے گی" (ڈیموکریٹک سینیٹر کا انتباہ)
- "شمالی ویٹ نام پر دو سو تیس امریکی طیاروں نے زبردست بمباری کی"
- "ویت کانگ حریت پسندوں نے سائیگان میں امریکی سفارت خانہ بم سے اڑا دیا۔ ۲۰ افراد ہلاک ۱۵ زخمی"
- "ویٹ نام میں زہریلی گیس استعمال کرنے کے امریکی اقدام کی شدید مذمت" (مسٹر بھٹو کا بیان)
- "صدر جانسن نے ویٹ نام کی جنگ کے لئے مزید ستر کروڑ ڈالر کی منظوری دے دی"

یہ اور اسی نوعیت کی سرخیوں والی خبریں آپ آئے دن اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں۔ اس وقت آپ کے ذہن میں یہ خیال تھوڑی دیر کیلئے آتا ہے۔ کہ ویٹ نام کونسا ملک ہے؟ کہاں واقع ہے؟ ویٹ نام میں لڑائی کن کن ملکوں کے درمیان ہو رہی ہے، اور کیوں ہو رہی ہے؟ —— خبروں میں چونکہ اسکی تفصیل نہیں ہوتی اس لئے آپ تشنہ رہ جاتے ہیں —— آئیے آج ہم آپ کو ویٹ نام کے بارے میں کچھ بتائیں۔

مشرقی پاکستان کے دارالحکومت ڈھاکہ کے جنوب مشرق کی جانب تھائی لینڈ سے ملحقہ ایک خاکنائے سمندر میں دور تک چلی گئی ہے۔ ویٹ نام اس کے مشرقی حصے میں واقع ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے اس معروف ملک ویٹ نام کے شمال میں عوامی جمہوریہ چین جنوب اور مشرق میں بحیرہ چین اور مغرب میں کمبوڈیا اور

لاؤس واقع ہیں۔ کل رقبہ ایک لاکھ ستائیس ہزار مربع میل اور ۱۹۶۱ء کے اندازے کے مطابق آبادی تین کروڑ چھ لاکھ سولہ ہزار ہے۔ چاول بڑی مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ مزید برآں ربڑ اور کوئلہ کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ ربڑ اور چاول کے علاوہ خشک مچھلی، کوئلہ، لکڑی، مرچ، مویشی، کھالیں، مکئی، زنک اور ٹین برآمد کئے جاتے ہیں، جنوبی علاقے میں کونین، کافی، اور چائے کی کاشت ہوتی ہے۔ جبکہ شمالی علاقے میں کافی، چائے مکئی، چقندر، تمباکو اور گنا کاشت کیا جاتا ہے۔ جنوبی علاقے (جنوبی ویٹ نام) میں ہلکی صنعتیں اور شمالی علاقے (یعنی شمالی ویٹ نام) میں بھاری صنعتیں قائم ہیں۔

ویٹ نام کو جولائی ۱۹۵۴ء میں معاہدہ جنیوا کی رو سے دو حصوں میں تقسیم کردیا گیا تھا۔ شمالی حصے کو شمالی ویٹ نام کہتے ہیں۔ اس پر کمیونسٹوں کی حکومت ہے۔ شمالی ویٹ نام کا سرکاری نام عوامی جمہوریہ ویٹ نام (VIETNAM DANCHUCONG HOA) ہے۔ اس کا صدر مقام ہنوئی ہے۔ جس کا رقبہ باسٹھ ہزار مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ چوہتر سالہ کمیونسٹ رہنما مسٹر ہوچی منہ اس کے صدر ہیں۔ اس کے برعکس جنوبی ویٹ نام جس کا سرکاری نام جمہوریہ ویٹ نام (VIETNAM CONG HOA) ہے۔ کا رقبہ پینسٹھ ہزار مربع میل، آبادی ایک کروڑ پینتالیس لاکھ سولہ ہزار اور صدر مقام سائیگان ہے۔ اس کے سربراہ مملکت آئے دن بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے عین ممکن ہے کہ جس وقت آپ اس مضمون کا مطالعہ کر رہے ہوں جنوبی ویٹ نام کا سربراہ مملکت وہ نہ ہو جو آجکل ہے۔

تاریخ

ویٹ نام کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ یہاں چینی نسل کے لوگ آباد ہیں۔ جنہیں ویٹ (VIET) کہتے ہیں۔ جو قریباً اڑھائی ہزار سال قبل وسطی چین سے نقل وطن کر کے یہاں آباد ہو گئے تھے۔ ۱۱۱ء سے ۹۳۸ء تک ویٹ نام براہ راست چین کے زیر نگین رہا اور بعد ازاں چین کا باجگزار بن گیا۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ ۱۲۸۸ء میں ویٹ نام کی فوجوں نے قبلائی خاں کی فوجوں کو باش ڈانگ گیانگ کے علاقے میں شکست دی تھی۔ سولھویں صدی میں جب یورپی اقوام خصوصاً انگریزوں، پرتگیزوں، اور فرانسیسیوں نے مشرقی ممالک میں اپنی نوآبادیاں قائم کرنے کی خاطر ان سے تجارتی تعلقات استوار کرنے شروع کئے۔ تو اسی صدی کے آخری برسوں میں فرانسیسی اور پرتگیزی ویٹ نام پہنچ گئے۔ ۱۸۶۲ء میں فرانس نے کوچین چائنا پر قبضہ کر لیا۔ اور ۱۸۸۴ء میں فرانس نے ویٹ نام کو اپنا زیر تحفظ علاقہ بنا لیا۔ ۱۸۸۷ء میں فرانس نے جب ویٹ نام، کمبوڈیا اور لاؤس کو ملا کر ہند چینی کا نام دیا تو اس کا دارالحکومت سائیگان میں قائم کیا گیا۔ حریت پسندوں نے فرانس کے اقتدار اور قبضے کی اول روز سے ہی مخالفت شروع کر دی تھی۔ کئی بار حریت پسندوں اور حکمران فرانسیسیوں میں جھڑپیں ہوتی رہیں۔ حریت پسندوں نے کئی بار فرانسیسی مشنریوں کو ہلاک کیا اور

اور کبھی اطمینان سے انہیں حکومت کرنے کا موقع نہ دیا۔

زمانہ حال دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی تو ۱۹۴۰ء میں ویٹ نام پر جاپان نے قبضہ کر لیا۔ اور یہ ملایا پر حملے کیلئے فوجی اڈے کے طور پر استعمال کیا جانے لگا۔ اسی دوران میں قوم پرستوں نے اپنے وسائل اور قوتوں کو مجتمع کر کے ویٹ منہ لیگ (آزادی لیگ) کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جس کے سربراہ کیمونسٹ گوریلا لیڈر ہوچی منہ تھے۔ جاپان نے صوبہ انام کے سابق حکمران باؤ ڈائی (BAO DAI) کی سربراہی میں جو کٹھ پتلی حکومت ویٹ نام میں قائم کی تھی۔ اگست ۱۹۴۵ء میں ویٹ منہ لیگ کے حریت پسندوں نے اسے ختم کر دیا۔ فرانس نے کیمونسٹ فوجوں کا مقابلہ کرنے اور ان کی پیش قدمی روکنے کے لئے ۱۹۴۵ء میں تھماتی کور کے نام سے فوج قائم کی جو ۱۹۵۴ء تک کیمونسٹ گوریلوں کا مقابلہ کرتی رہی۔ مگر اسے بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس لڑائی میں فرانس کی گیارہ ارب ڈالر کی کثیر رقم خرچ ہوئی۔ مئی ۱۹۵۴ء میں ڈین بین پھو کے مقام پر فرانس کو قطعی شکست ہوئی۔ عوامی جمہوریہ چین ویٹ کانگ گوریلوں کا حامی تھا۔ اکیس جولائی ۱۹۵۴ء کو جنیوا میں جنگ بندی کا معاہدہ ہوا۔ جس کے تحت ویٹ نام کو دو حصوں میں عارضی طور پر تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ دریائے بن ہائی (BEN HAI) سرحد قرار پایا۔ معاہدہ کی رُو سے شمالی ویٹ نام سے فرانسیسی فوجیں مکمل طور پر نکل گئیں۔ اور یہ طے پایا کہ ویٹ نام کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے مستقبل قریب میں رائے شماری کرائی جائے گی۔ مگر ابھی تک یہ رائے شماری نہیں کرائی جا سکی۔

۱۹۵۵ء میں جنوبی ویٹ نام میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ اس دوران میں شمالی ویٹ نام کے حریت پسندوں کی سرگرمیاں بھی جاری رہیں۔ خیال تھا کہ آزادی کے بعد شمالی ویٹ نام کے علاوہ جنوبی ویٹ نام میں بھی امن و آشتی کا دور دورہ ہو گا، مگر حالات اور واقعات نے اُسے غلط ثابت کر دیا۔ جنوبی ویٹ نام کے باشندوں کی اکثریت بدھ مت کی پیرو ہے۔ ان کی شورشوں کا سلسلہ عرصے تک جاری رہا۔ اس کے بعد طلباء نے ہنگامے شروع کر دئیے۔ آئے دن کی شورشوں سے صدر نگو ڈین ڈیم تنگ آ گئے۔ ادہر امریکہ جو کوریا کی جنگ میں شکست کھا چکا تھا، فوراً جنوبی ویٹ نام میں مداخلت کا بہانہ ڈھونڈھ کر آ داخل ہوا۔ صدر نگو ڈین ڈیم کی نو سالہ حکومت میں امریکیوں کی مداخلت میں زبردست اضافہ ہوا۔ جنوبی ویٹ نام کی فوج ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے۔ امریکہ نے ان کے لئے "فوجی مشیر" دھڑا دھڑ بھیجنے شروع کر دئیے۔ اب تک پندرہ ہزار کے قریب امریکی "فوجی مشیر" جنوبی ویٹ نام آ چکے ہیں۔ گذشتہ چار سال سے ویٹ کانگ حریت پسندوں کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔

اوپر امریکہ نے شمالی ویٹ نام میں ویٹ کانگ حریت پسندوں کے اڈوں اور ٹھکانوں کو بمباری کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ ویٹ کانگ گوریلے بھی کم نہیں وہ گذشتہ ڈیڑھ سال کے دوران امریکہ کے قریباً چند سو طیاروں کو مار گرا چکے ہیں۔ سائیگان میں امریکی سفارتخانے کی عمارت کو پچھلے مارچ کے آخر میں تباہ کیا گیا تھا جس سے بیس افراد ہلاک اور ڈیڑھ سو سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ مزید برآں وہ متعدد امریکیوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ امریکی اسلحہ اور ہتھیاروں کا بہت نقصان ہو چکا ہے۔ حریت پسند جنوبی ویٹ نام میں اہم پل، سڑکیں وغیرہ بموں سے اڑا چکے ہیں۔ گذشتہ دو سال سے دونوں جانب سے لڑائی کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ امریکہ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ اس نے ویٹ کانگ گوریلوں کے قبضے سے جو اسلحہ چھینا ہے۔ اس پر چین کی مہریں لگی ہوئی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ چین ویٹ کانگ گوریلوں کی امداد کر رہا ہے۔

پونے تین سال قبل صدر نگوڈین ڈیم کی حکومت کا تختہ الٹا گیا تھا۔ اس کے بعد اس پُر آشوب اور متذبذب سرزمین کو قرار نہیں آیا۔ امریکہ کی امداد سے جنرل کھان برسرِ اقتدار آئے تھے۔ لیکن ان کے عہدِ حکومت میں طلبا اور بودھ بھکشوؤں کے مظاہروں کا سلسلہ بہت تیز ہو گیا۔ کئی بار لڑائی ہوئی۔ سائیگان کے بازاروں اور گلیوں میں کئی بار خانہ جنگی ہوئی۔ اور پانچ چھ مرتبہ جنرل کھان اقتدار سے الگ ہوتے ہوتے بچے۔ اس سال کے اوائل میں بالآخر ان کا مخالف گروپ برسرِ اقتدار آگیا۔

امریکہ کی فراخدلانہ فوجی امداد کے باوجود جنوبی ویٹ نام کے عوام امریکہ سے مطمئن نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے ہی ملک کے باشندوں کے خلاف لڑنے کو دل سے آمادہ نہیں۔ کیونکہ وہ کل تک انہی کے ساتھ تھے۔ امریکہ بظاہر کمیونسٹ جارحیت کا مقابلہ کرنے کیلئے ویٹ نام کے میدان جنگ میں اُترا ہے۔ لیکن جنوبی ویٹ کے عوام اس کے ساتھ نہیں ہیں۔ وہ فوج میں شامل ہونے سے حتی الامکان کتراتے ہیں۔ حالانکہ ان کے ملک کو روزانہ قریباً ایک کروڑ ڈالر کی امداد دے رہا ہے۔ جنوبی ویٹ نام کے کسان اور عام مزدوروں کا کام کاج کرتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض رات کو ویٹ کانگ گوریلوں کے ساتھ آزادی کی سرگرمیوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوا ہے۔ کہ جنوبی ویٹ نام کے رہبر امریکیوں کو غلط راستے پر ڈال گئے اور خود فرار ہو گئے۔ کیونکہ ان کے دل ویٹ کانگ حریت پسندوں کے ساتھ ہیں۔

ویٹ نام میں امریکی مداخلت کی قریباً تمام افریقی اور ایشیائی ممالک مخالفت اور مذمت کر چکے ہیں۔ خود امریکی عوام ویٹ نام میں اپنی حکومت کی مداخلت کو پسند نہیں کرتے اور وہ مختلف موقعوں پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار بھی کر چکے ہیں۔ بیشتر سیاسی رہنما اور عوامی لیڈر بھی اس سلسلہ میں حکومت کے مخالف ہیں۔ ایک ڈیموکریٹک سینیٹر مسٹر وائن مارس تو یہاں تک کہہ چکے ہیں۔ اگر ویٹ نام سے متعلق امریکہ کی موجودہ پالیسی

جاری رہی تو لاکھوں امریکی نوجوانوں کو جنوبی ویٹ نام کی امداد کیلئے سائیگان جانا پڑے گا۔ اور ان میں سے ہزاروں کی نعشیں ہی واپس وطن آئیں گی۔ یہ انتباہ بہت شدید ہے۔ ری پبلکن پارٹی سے تعلق رکھنے والے ایک اور سینیٹر مسٹر لیسنے نے ویٹ نام میں لڑائی بند کرنے اور معاہدہ جنیوا کے مطابق ملک میں انتخابات کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ویٹ نام میں "قیام امن" اور مجاہدوں کی سرگرمیوں کے انسداد کے لئے امریکی عوام کو بھاری ٹیکس ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی حکومت کے مخالف ہیں۔ امریکی عوام اس بات سے بھی آگاہ ہیں۔ کہ جغرافیائی حالات کی وجہ سے امریکیوں کے لئے ویٹ نام میں کامیابی سے جنگ کرنا ناممکن ہے۔ کئی بار ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ امریکی فوجیوں نے دور کسی جنگل میں اپنے کیمپ کے قریب کافی محنت سے تالاب تیار کرکے اس میں کئی ہفتوں کے لئے پینے کا پانی جمع کر لیا مگر جنگل میں سے رات کے وقت ہاتھی آئے اور یہ سارا پانی چند منٹ میں پی کر بھاگ گئے۔ امریکی عوام ان باتوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔

کیا امریکہ جنگ جیت جائے گا؟

ہمارے ذہن میں یہ سوال اکثر آتا ہے۔ کہ کیا امریکہ ویٹ نام کی جنگ جیت لے گا۔ یا حریت پسند ویٹ کانگ (کمیونسٹ) سارے ویٹ نام پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ۔۔۔؟

آئیے! اس کا جائزہ لینے سے قبل ذرا پس منظر پر بھی نظر ڈالیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ کوریا کی جنگ میں امریکہ کو منہ کی کھانی پڑی تھی اور امریکی حکام ویٹ نام کو دوسرا کوریا بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

قریباً ۵ سال قبل جبکہ صدر نگوڈین ڈیم کی حکومت قائم تھی۔ امریکہ کے فوجی امور کے ماہر اور سائیگان میں امریکی سفیر جنرل میکسویل ٹیلر نے صدر کینڈی (آنجہانی) کو یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ویٹ نام میں امریکی مداخلت میں وسعت پیدا کرنے کیلئے جنوبی ویٹ نام کو زیادہ اسلحہ و ہتھیار، زیادہ روپیہ اور کچھ امریکی فوجی مشیر دیئے جائیں جن کی مدد سے جنوبی ویٹ نام کی حکومت اپنی ایک مضبوط فوج قائم کرے جو ویٹ کانگ گوریلوں کی بغاوت کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکے۔ دو سال قبل تک امریکہ کے وزیر دفاع کی یہی پالیسی رہی۔ لیکن اس تجویز پر عملاً کوئی قدم نہ اٹھایا گیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ امریکہ ابھی تک جنوبی ویٹ نام کے کسانوں اور دیہاتیوں کی امداد و حمایت حاصل نہیں کر سکا۔ حالانکہ ہر ملک کی فوج میں یہی لوگ پیش پیش ہوتے ہیں۔ ویٹ کانگ گوریلے ملک کے چپے چپے سے واقف ہیں۔ مزید برآں انکی شکلیں چال ڈھال اور زبان و ثقافت قریباً وہی ہے جو جنوبی ویٹ نام کے باشندوں کی ہے۔ اس لئے وہ بڑی آسانی سے جنوبی ویٹ نام کے ہر حصے میں تخریبی سرگرمیاں بڑی آسانی سے کر سکتے ہیں۔ وہ آئے دن کوئی نہ کوئی اہم پل، ریل کی پٹڑی یا سڑک بم سے اڑا دیتے ہیں۔ جنوبی ویٹ نام کی فوجیں ویٹ کانگ گوریلوں

کے خلاف لڑنے کو تیار نہیں۔ مشہور امریکی مبصر والٹرلپ مین کا خیال ہے۔ کہ امریکی فوجی اڈوں، عمارتوں اور ہوائی اڈوں کی حفاظت کے لئے بھی جنوبی ویٹ نام کی فوج سے کوئی آدمی نہ لیا جائے۔ کوئی ڈیڑھ سال پہلے تک تو یہ حالت تھی کہ جنوبی ویٹ نام امریکہ کی مدد سے حریت پسند ویٹ کانگ گوریلوں کے خلاف لڑ رہا تھا۔ لیکن اب امریکہ حریت پسندوں کے خلاف لڑ رہا ہے۔ حقیقتاً جنوبی ویٹ نام خاموش تماشائی بن کر دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ امریکہ یہ لڑائی کس طرح سے جیت جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ خواہ کتنی بار طیاروں سے شمالی ویٹ نام اور حریت پسندوں پر بمباری کرے وہ جیت نہیں سکتا۔ تمام بڑی بڑی جنگیں، خصوصاً خانہ جنگیاں دست بدست لڑائی کے ذریعے ہی جیتی گئی ہیں۔ ویٹ کانگ لڑائی کے وقت گوریلوں کا سا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ اور گوریلا جنگ جیتنے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ دشمن کے مقابلے میں فوج کی تعداد بیس سے پچاس گنا تک ہو۔ اس وقت جنوبی ویٹ نام کی فوج کی تعداد گوریلوں کے مقابلے میں پانچ گنا زیادہ ہے۔ اس صورت میں یہی ممکن ہے۔ کہ امریکہ سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں فوجی ویٹ نام بھیجے جائیں جو دست بدست لڑائی کریں۔ اور خدا جانے یہ جنگ کب ختم ہو۔ جنگ جیتنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ امریکہ شمالی ویٹ نام کے شہروں پر بمباری شروع کر دے (جیسا کہ اس کا آغاز ہو چکا ہے۔) اس صورت میں روس اور چین کھلم کھلا حریت پسندوں کا ساتھ دیں گے۔ دنیا کے تمام ممالک امریکہ کے اس اقدام کی شدید مذمت کر رہے ہیں۔ امریکہ کے لئے ایک دو سال کے اندر ہی حریت پسندوں کے خلاف مزید لڑائی جاری رکھنا ناممکن ہو جائے گا۔ اور حریت پسند گوریلے یقیناً جیت جائیں گے۔ ویٹ نام کے بحران کے حل کی پُرامن صورت یہی ہے کہ گول میز کانفرنس ہو جس میں شمالی اور جنوبی ویٹ نام کے مساوی نمائندے شریک ہوں اور وہ آپس میں مل بیٹھ کر کوئی حل ڈھونڈ لیں ——— (بشکریہ سیارہ ڈائجسٹ)

اعلان جلسہ

مدرسہ تعلیم القرآن جلوزئی (زیر سرپرستی حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ) کا چوتھا سالانہ جلسہ ۱۷ اپریل ۱۹۶۶ء بشب جمعہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں فخر المحدثین مولانا نصیر الدین غورغشتی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت پیر صاحب مانکی شریف حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب اور دیگر حضرات شمولیت فرما رہے ہیں۔ عامۃ المسلمین سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (مستقر ناظم مدرسہ)